قربانی سے متعلّق

چند اہم کوتاہیاں

قربانی سے متعلّق پائی جانے والی چند اہم اور عمومی پائی جانے والی کوتاہیاں جن کا اگر خیال نہ رکھا جائے تو قربانی کے اجر وثواب میں کمی واقع ہو سکتی ہے اور بعض اوقات کسی بڑی غلطی کے ارتکاب کی وجہ سے قربانی خراب بھی ہو سکتی ہے۔

مرتب

مفتی محمد سلمان زاہد

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی و اُستاذ جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر

مکتبہ اُمِّ احسن کراچی

جامعہ انوار العلوم شاد باغ ملیر کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	☜	قربانی سے متعلّق چند اہم کوتاہیاں۔
تالیف	☜	مفتی محمد سلمان زاہد
طبع اول	☜	جولائی 2020ء بمطابق ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ
کمپوزنگ	☜	ابو محمد: 03333858577
ای میل	☜	salman.jduk@gmail.com
ناشر و مقامِ اشاعت	☜	جامعہ انوار العلوم شادباغ ملیر کراچی

ملنے کا پتہ

مکتبہ اُمِّ احسن

☎ 03132417374 – 03333858577

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

قربانی ایک اہم مالی عبادت ہے جس کو سنّتِ اِبراہیمی بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ اُنہی سے اِس عظیم عبادت کی ابتداء ہوئی، نبی کریم ﷺ نے بھی مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد دس سال تک وہاں قیام فرمایا اور مسلسل پابندی کے ساتھ ہر سال بلاناغہ قربانی کا اہتمام کیا۔(ترمذی:1507)

اِس کی اہمیت کا اَندازہ اس کے مندرجہ ذیل چند فضائل سے لگایا جاسکتا ہے:

(1) قربانی اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین عمل ہے۔(ترمذی:1493)

(2) قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی رضاء اور مقبولیت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔(ترمذی:1493)

(3) قربانی کرنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔(ابن ماجہ:3127)

(4) جانور کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔(ابن ماجہ:3127)

(5) جانور اگر اون والا بھی ہو تو ہر اون کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔(ابن ماجہ:3127)

(6) جانور کے خون کے ہر قطرے کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے۔(سنن بیہقی:19016)

(7) قربانی کے جانور کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے ہی قربانی کرنے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔(مستدرکِ حاکم:7524)

(8) قربانی کا جانور قیامت کے دن پل صراط پر سواری ہو گا۔(کنز العمال:12177)

(9) قربانی کا جانور اللہ تعالیٰ کے نزدیک مال کے تمام مَصارف میں سب سے محبوب ترین مصرف ہے۔(طبرانی کبیر:10894)

(10) خوش دلی کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے قربانی کرنے والے کے لئے قربانی کا جانور جہنم سے حجاب یعنی رکاوٹ بن جائے گا۔(طبرانی کبیر:2736)

(11) قربانی کے جانور کا خون، گوبر اور اُون سب کچھ نیکیاں بن کر میزانِ عمل میں قیامت کے دن حاضر کیا جائے گا۔(مصنّف عبد الرزاق:8167)

مذکورہ بالا عظیم اجر و ثواب اور بلند مرتبہ فضائل و برکات سے محروم اور لاپرواہ رہنا ایک مؤمن کی شان کے سراسر خلاف ہے۔لہٰذا ہر صاحبِ حیثیت مسلمان کو اِس کارِ خیر میں نہایت شوق و رغبت سے حصہ لینا چاہیئے،اور اِس کو اپنے اوپر بوجھ یا بارِ گراں ہرگز نہیں سمجھنا چاہیئے۔

البتہ ہمارے مُعاشرے میں دیگر بہت سی عبادات کی طرح اِس میں بھی کچھ ایسی کوتاہیاں اور غلط فہمیاں رائج ہوتی جارہی ہیں جن کی وجہ سے لوگ اِس قربانی کے عمل میں کچھ چھوٹی اور بڑی مختلف قسم کی غلطیوں کے مرتکب ہونے لگے ہیں،ایسی کوتاہیوں کی اِصلاح نہایت ضروری ہے ورنہ اجر و ثواب سے محرومی بھی ہوسکتی ہے اور بعض اوقات کسی بڑی غلطی کا اِرتکاب کرنے کی وجہ سے قربانی بھی خراب ہوسکتی ہے۔زیرِ نظر مختصر سے اِس کتابچہ میں ایسی غلطیوں کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے جس کو پڑھ کر ہم اپنی قربانی میں واقع ہونے والی بہت سی غلطیوں سے بچ سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے۔

قربانی سے متعلّق پائی جانے والی
چند اہم عُمومی کوتاہیاں اور اُن کی اِصلاح

.............☆..............☆..............☆...........

❶ پہلی کوتاہی: قربانی کو ضروری نہ سمجھنا:

قربانی سے متعلّق ایک کوتاہی یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض لوگ اِسے ضروری ہی نہیں سمجھتے، بلکہ ایک نفلی اور ثواب کا کام تصوّر کرتے ہیں، گویا اُن کے نزدیک قربانی کرلی تو کرلی، نہ کی تو کوئی حرج نہیں۔

یاد رکھیں! یہ سوچ اور نظریہ ہرگز ہرگز درست نہیں، احادیثِ طیّبہ میں نبی کریم ﷺ نے وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنے والے کے بارے میں وعید بیان فرمائی ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’مَنْ وَجَدَ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ، فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا‘‘ جو شخص تم میں سے (قربانی کی) وسعت رکھتے ہوئے بھی قربانی نہ کرے تو اُسے چاہیئے کہ ہمارے عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔ (مسند احمد: 8273)

اِس حدیث میں وسعت رکھنے کے باوجود قربانی نہ کرنے پر وعید ذکر کی گئی ہے، جس سے قربانی کا واجب اور ضروری ہونا معلوم ہوتا ہے، اِس لئے کہ مسنون و مستحب کام کے ترک کرنے پر وعید نہیں ذکر کی جاتی۔ (ہدایہ، کتاب الاُضحیۃ)

نبی کریم ﷺ نے مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد دس سال تک وہاں قیام فرمایا اور مسلسل پابندی کے ساتھ ہر سال بلاناغہ قربانی کا اہتمام کیا۔(ترمذی:1507)

تنبیہ: بعض لوگ قربانی کے بارے میں حضرات صاحبین اور اِمام شافعی و احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے "سنّتِ مؤکدہ" ہونے کے مسلک کو پیش کرکے قربانی کو غیر ضروری ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اُنہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر قربانی کو سنت مؤکدہ بھی کہا جائے تب بھی عملی اعتبار سے اس کے لازم ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا، اِس لئے کہ سنتِ مؤکدہ اور واجب عملی اعتبار سے ایک جیسے ہیں کیونکہ دونوں ہی کرنا لازم ہوتا ہے اور دونوں ہی کے ترک کرنے سے گناہ ہوتا ہے، اِس لئے قربانی کو اگر سنّتِ مؤکدہ بھی کہا جائے تب بھی اِس کو کرنا ضروری اور لازم ہے، اور وسعت کے باوجود ترک کرنا گناہ کا باعث ہے۔

❷ دوسری کوتاہی: قربانی نہ کرنا:

ایک کوتاہی یہ ہے کہ بعض لوگ قربانی کو ضروری تو سمجھتے ہیں لیکن اُس کی ادائیگی کا اہتمام نہیں کرتے، چنانچہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بعض اچھے خاصے صاحبِ حیثیت لوگ قربانی نہیں کرتے، اِسی طرح بعض اوقات خوب خوب سونا چاندی رکھنے والی عورتیں بھی قربانی کی جانب سے غافل ہوتی ہیں۔

کبھی اِس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مسئلہ سے لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے صاحبِ نصاب ہونے کے باوجود اپنے اوپر قربانی کے لازم ہونے کا پتہ ہی نہیں ہوتا، اور کبھی اِس کا پتہ تو ہوتا ہے، لیکن دین کے دوسرے کاموں کی طرح اِس میں بھی غفلت اور سستی کی وجہ سے قربانی کرنے کی جانب توجہ ہی نہیں ہوتی، یا بخل اور مال کی محبت کی وجہ سے

پیسہ خرچ نہیں کیا جارہا ہوتا، بہر حال اِس کی جو بھی وجہ ہو اللہ کے حضور اِن اَعذار کو پیش کرکے ہم مؤاخذے سے بچ نہیں سکتے، اِس لئے صاحبِ وسعت ہونے کی حالت میں ہمیں کسی بھی طرح اِس حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

یاد رکھیں! وسعت کے باوجود قربانی نہ کرنا گناہ ہے اور حدیث کے مطابق آپ ﷺ نے ایسے لوگوں کو مسلمانوں کے عیدگاہ کے قریب آنے سے بھی منع کیا ہے، لہٰذا اِس گناہ سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

❸ تیسری کوتاہی: حرام مال سے قربانی کا جانور خریدنا:

ایک کوتاہی یہ پائی جاتی ہے کہ بعض لوگ مالِ حرام کے ذریعہ قربانی کرتے ہیں، اُنہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسی قربانی کی کوئی حیثیت نہیں اور نہ ہی بارگاہِ الٰہی میں ایسی قربانی کی کوئی قبولیت ہے، چنانچہ حدیث میں ہے، نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے: **”لَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ“** اللہ تعالیٰ صرف حلال و پاکیزہ مال کو قبول کرتے ہیں۔ (بخاری:1410)

لہٰذا حلال اور پاکیزہ مال کمانا اور کھانا چاہیئے اور حلال و پاکیزہ مال ہی سے قربانی کا جانور خریدنا چاہیئے، تاکہ قربانی کا عمل بارگاہِ الٰہی میں قبول ہو۔

❹ چوتھی کوتاہی: وسعت کے باوجود سستی قربانی کرنا:

بعض لوگ وسعت اور حیثیت کے باوجود سستے سے سستے اور کم سے کم قیمت میں قربانی کی ادائیگی کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں، اِس میں کوئی شک نہیں کہ قربانی تو اداء ہوجاتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اپنی وسعت اور حیثیت کے مطابق عُمدہ اور فربہ جانور ذبح کیا جائے۔ حضرت حکیم الاُمّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ایک کوتاہی یہ ہے کہ بعض صاحبِ وسعت لوگ قربانی تو کرتے ہیں مگر اُن کی یہ کوشش ہوتی ہے کوئی سستا

حصہ مل جائے۔ اور اِس کی دو وجہ ہوتی ہیں: ایک بخل اور دوسرا یہ غلط خیال کہ ”قیمت کے بڑھنے سے یا مال کے عُمدہ ہونے سے ثواب میں زیادتی نہ ہوگی، اور اگر ثواب میں زیادتی بھی ہوئی تو ہمیں زیادتی سے کیا کرنا، بس اتنا ہی کافی ہے کہ ذمّہ داری پوری ہوجائے“ لیکن یہ خیال بالکل غلط ہے، کیونکہ جس قدر مال عُمدہ یا قیمت زیادہ ہوگی اَجر و ثواب بھی زیادہ ہوتا چلا جائے گا۔“ (اِصلاح انقلاب اُمّت، بتغیر یسیر)

حدیث میں ہے: ”إِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا “ بیشک قربانی کیلئے سب سے افضل جانور وہ ہے جو سب سے زیادہ مہنگا اور فربہ ہو۔ (مستدرک حاکم: 7561)

نبی کریم ﷺ کی قربانی کے بارے میں آتا ہے:

”كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ، اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ، سَمِينَيْنِ، أَقْرَنَيْنِ، أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ“ یعنی نبی کریم ﷺ جب قربانی کا اِرادہ فرماتے تو بڑے، فربہ، سینگوں والے، چتکبرا رنگ کے اور خصی دو مینڈھے خریدتے۔ (ابن ماجہ: 3122)

قرآن کریم میں ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾۔ (آلِ عمران: 92)

ترجمہ: تم نیکی کے مقام تک اُس وقت تک ہرگز نہیں پہنچو گے جب تک اُن چیزوں میں سے (اللہ کیلئے) خرچ نہ کرو جو تمہیں محبوب ہیں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

ایک اور جگہ اِرشاد ہے: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ﴾۔ (البقرۃ: 267) ترجمہ: اور یہ نیت نہ رکھو کہ بس ایسی خراب قسم کی چیزیں (اللہ کے نام پر) دیا کروگے جو (اگر کوئی دوسرا تمہیں دے تو نفرت کے مارے) تم اسے آنکھیں میچے بغیر نہ لے سکو۔ (آسان ترجمہ قرآن)

❺ پانچویں کوتاہی: نام ونمود اور شہرت کیلئے قربانی کرنا:

ایک بہت بڑی کوتاہی نام ونمود اور شہرت پسندی کی ہے، جس سے صرف قربانی ہی نہیں بلکہ ہر عمل کا اجر وثواب ضائع اور برباد ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں:﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ﴾۔(الحج:37) ترجمہ: اللہ کو نہ اُن کا گوشت پہنچتا ہے نہ اُن کا خون، لیکن اس کے پاس تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔(آسان ترجمہ قرآن)

نبی کریم ﷺ کا اِرشاد ہے:

”مَنْ ضَحَّى طَيِّبَةً بِهَا نَفْسُهُ، مُحْتَسِبًا لِأُضْحِيَّتِهِ كَانَتْ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ“ جس نے خوشدلی کے ساتھ اجر وثواب کی نیت سے قربانی کی تو وہ قربانی کا جانور اُس کیلئے جہنم سے حجاب بن جاتا ہے۔(طبرانی کبیر:2736)

❻ چھٹی کوتاہی: واجب نہ ہوتے ہوئے بھی حقوق کو ضائع کرکے قربانی کرنا:

قربانی کے بارے میں ایک کوتاہی یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض اوقات کوئی ایسا شخص جس پر صاحبِ نصاب نہ ہونے کی وجہ سے قربانی لازم نہیں ہوتی لیکن وہ کسی نہ کسی طرح قرض وغیرہ لیکر مہنگا سے مہنگا جانور خریدتا ہے، اور خود اپنے آپ کو بھی اور اپنے گھر والوں کو بھی تنگی میں ڈالتا ہے، ظاہر ہے کہ اِس سے گھر والوں کے حقوق متاثر ہوتے ہیں، جبکہ شریعت نے اُسے اِس کا مکلّف نہیں بنایا۔اِسی طرح بعض اوقات تو اِس بھی بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ ایک مقروض شخص اپنے قرض کو اداء کرنے کے بجائے قربانی لازم نہ ہونے کے باوجود قرض اداء کرنے کے بجائے مہنگی سی مہنگی قربانی کررہا ہوتا ہے، جبکہ اُسے کسی کا قرضہ دینا ہوتا ہے، یہ بھی محض غلطی ہے، کیونکہ قرض

کی ادائیگی بہر حال مقدّم ہے جب ہی تو شریعت نے ایسے شخص پر قربانی کو لازم قرار نہیں دیا۔

۷ ساتویں کوتاہی: واجب قربانی کو ترک کرکے نفلی قربانی کرنا:

ایک بڑی کوتاہی یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض لوگ اپنی یا اپنے گھر والوں کی واجب قربانی کو چھوڑ کر مرحومین اور بزرگوں کی جانب سے قربانی کر رہے ہوتے ہیں، حالآنکہ مرحومین کی جانب سے قربانی کرنا اُن کے ایصالِ ثواب کیلئے ایک نفلی عمل ہے جبکہ واجب قربانی کی ادائیگی ایک لازمی اور ضروری عمل ہے جس کو ترک کرنے کی وجہ سے اِنسان گناہ گار ہوتا ہے، جس سے بچنا بہر حال ضروری ہے۔

۸ آٹھویں کوتاہی: ایک قربانی کو گھر بھر کی جانب سے کافی سمجھنا:

ایک کوتاہی یہ نظر آتی ہے کہ بعض لوگ ایک بکرا لاکر یہ سمجھتے ہیں کہ گھر کے تمام افراد کی جانب سے قربانی ہوگئی، حالآنکہ بیوی کے پاس زیورات ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اُس پر بھی قربانی لازم ہوتی ہے، بچے اگر بڑے ہیں اور اور کمانے لگے ہیں اور وہ بھی صاحبِ نصاب ہیں تو اُن پر بھی قربانی لازم ہوتی ہے۔ یا بعض اوقات بڑا جانور گھر میں ذبح ہوتا ہے لیکن فیملی بڑی ہونے کی وجہ سے گھر میں سات سے زیادہ افراد پر قربانی لازم ہورہی ہوتی ہے، ظاہر ہے کہ اِس سے اُن سات افراد سے زیادہ کی قربانی نہیں ہوتی، جس کی وجہ سے وہ گناہ گار ہوتے ہیں۔ لہٰذا اچھی طرح سے گھر کے تمام صاحبِ نصاب افراد کو دیکھ لینا چاہیئے اور اُن سب کی جانب سے قربانی کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

⑨ نَویں کوتاہی: ایسے جانور کی قربانی کرنا جو قربانی کے قابل نہ ہو:

ایک کوتاہی یہ ہے کہ بعض لوگ جانور کی خریداری کے وقت اچھی طرح سے دیکھ بھال نہیں کرتے جس کی وجہ سے ایسا جانور آجاتا ہے جس کی عُمر پوری نہیں ہوتی، یا اُس کے اندر ایسا کوئی "عیبِ فاحش" ہوتا ہے جس کے ساتھ قربانی درست نہیں ہوتی۔

لٰہذا اِس کوتاہی سے بچنا چاہیئے، کہیں ایسا نہ ہو کہ مال بھی خرچ کیا جائے اور قربانی بھی درست نہ ہو۔ حدیث میں ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"**أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ العَيْنَ وَالأُذُنَ**" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اِس بات کا حکم دیا کرتے تھے کہ ہم جانور کی آنکھ اور کان وغیرہ کو اچھی طرح سے دیکھ لیں۔(ترمذی:1498)

⑩ دَسویں کوتاہی: عید کے چوتھے دن قربانی کرنا:

بعض لوگ عید کے چوتھے دن قصداً اور اِرادۃً سرِ عام قربانی کرکے یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ عید الاَضحیٰ کے تین نہیں، چار دن ہیں، حالآنکہ احادیثِ طیّبہ اِس بارے میں صراحۃً موجود ہیں کہ قربانی کے صرف تین دن ہیں، چنانچہ صحابیِ رسول حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "**الأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الأَضْحَى**" عید الاَضحیٰ کے بعد قربانی کے دو دن ہیں۔(مؤطا مالک:1388)

حضرت ابو سلمہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عید الاَضحیٰ کے دوسرے دن قربانی کے بارے میں دریافت کیا کہ میں قربانی کرنا چاہتا ہوں تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "**مَنْ شَاءَ فَلْيُضَحِّ الْيَوْمَ ثُمَّ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ**" جو قربانی کرنا چاہے تو اُسے آج اور پھر کل تک قربانی کرنی چاہیئے۔(سنن کبریٰ بیہقی:19253)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے بھی یہی مَروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ''**الْأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحَى**''عید الاَضحیٰ کے بعد قربانی کے دو دن ہیں۔(سنن کبریٰ بیہقی:19254)

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بھی یہی فرماتے ہیں: ''**الذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمَانِ**''یوم النحر یعنی دس ذی الحجہ کے بعد ذبح کرنے کے دو دن ہیں۔(سنن کبریٰ بیہقی:19255)

نوٹ: جو حضرات قربانی کے چار دن بیان کرتے ہیں وہ مندرجہ ذیل حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں:

حضرت جُبیر بن مطعم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں:

''**وَكُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ**'' ایّامِ تشریق سارے ذبح کے ایّام ہیں۔(مسند احمد:16751)

لیکن یہ حدیث قابلِ اِستدلال نہیں، اِس لئے کہ یہ منقطع اور مُنکَر ہے۔

منقطع اِس لئے کہ اِس حدیث کے راوی ''سُلیمان بن موسیٰ الاَشدق'' کا حضرت جُبیر بن مطعم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے سماع اور لقاء ثابت نہیں، لہٰذا درمیان کا کوئی واسطہ ہے جسے ذکر نہیں کیا گیا اِس لئے منقطع ہے۔

اور مُنکَر اِس لئے کہ اِس روایت میں ''سُلیمان بن موسیٰ الاَشدق'' جو کہ خود ضعیف ہیں اُنہوں نے ثقہ راویوں کی مخالفت کی ہے، کیونکہ ثقہ راویوں نے ''**أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ**'' کے الفاظ نقل کیے ہیں اور اِنہوں نے اُن سب سے ہٹ کر ''**وَكُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ**'' کے الفاظ نقل کردیے، اور راویِ ضعیف جب ثقہ راویوں کی مخالفت کرے تو وہ حدیث مُنکَر کہلاتی ہے۔

علاوہ اَزیں اگر زیادتی پر مشتمل روایت ہی کو لینا ہو تو بعض روایات میں پورے ذی الحجہ کے مہینے میں قربانی کے جائز ہونے کا ذکر موجود ہے، تو اُس کو کیوں ترک کیا جاتا ہے۔ نیز چونکہ تین دن اور چار دن میں احادیث کا تعارض پایا جاتا ہے اور تین اُن دونوں میں عددِ اَقل (چھوٹا عدد) ہونے کی وجہ سے یقینی ہے، جس پر عمل کرکے دونوں طرح کی روایات پر عمل ہو جاتا ہے، بخلاف چار کا عدد، کیونکہ اُس میں صرف ایک ہی روایت پر عمل ہوتا ہے، لہٰذا تین کی روایت کو اختیار کرنا ہی احتیاط اور تقویٰ کے زیادہ قریب ہے تاکہ دونوں پر عمل ہوسکے، بالخصوص جبکہ اکثر صحابہ کرام کا مسلک بھی یہی تھا، چنانچہ علّامہ ابن حزم فرماتے ہیں:

حضرات صحابہ کرام میں حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ، اور حضرت اَنس رضی اللہ عنہم سب اِسی کے قائل تھے کہ قربانی کے صرف تین ہی دن ہیں اُس کے بعد قربانی درست نہیں۔(المحلّی بالآثار:6/42)

⑪ گیارہویں کوتاہی: غیر مسلم سے ذبح کروانا:

ایک کوتاہی بعض جگہ یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض لوگ قربانی کروانے کیلئے کرسچن (عیسائی)، ہندو، شیعہ یا قادیانی وغیرہ سے ذبح کروالیتے ہیں، حالآنکہ کافر جبکہ وہ اہلِ کتاب (یعنی عیسائی یا یہودی) بھی نہ ہو اُس کے ہاتھ کا ذبیحہ جائز ہی نہیں اور اگر وہ اہلِ کتاب بھی ہو تب بھی اُس سے ذبح کروانا مکروہ ہے۔(البنایہ:12/58)

لہٰذا کسی مسلمان بلکہ بہتر ہے کہ متقی پرہیز گار شخص سے جانور ذبح کروایا جائے تاکہ اُس کی برکات بھی حاصل ہوسکیں۔

⑫ بارہویں کوتاہی: قربانی کی وجہ سے نمازوں کا ضائع کرنا:

ایک بڑی کوتاہی بعض لوگوں کے اندر یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ قربانی کے جانور کی وجہ سے بسا اوقات نمازوں کو ضائع کر دیا جاتا ہے، چنانچہ:

جانور کی خریداری کی وجہ سے منڈیوں میں چکر لگا کر اُنہیں تلاش کیا جاتا ہے اور اِس میں نمازوں کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔

جانور کو خریدنے کے بعد پالنے اور اُس کی پرورش کرنے کی وجہ سے نماز کی فکر نہیں ہوتی، بلکہ بعض اوقات تو ساری ساری رات نوجوان شامیانے لگا کر رات رات بھر بیٹھے ہلہ گلہ کرتے ہیں لیکن نماز کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔

عید الاَضحیٰ کے دن جانور کو ذبح کرنے کی مصروفیت کی وجہ سے پورا پورا دن لگ جاتا ہے اور نماز کی کوئی فکر نہیں کی جاتی۔

جانور کے گوشت کی تقسیم اور پھر اُس کے طرح طرح کے کھانے بنانے اور مل جل کر کھانے پینے میں نمازوں کو بسا اوقات ضائع کر دیا جاتا ہے۔

یاد رکھئے! قربانی ایک عبادت ہے اور اِس عبادت کی وجہ سے نمازوں کو ضائع کرنا اپنی عبادت کے اجر و ثواب سے اور اُس کی نورانیت سے محروم ہونا ہے، جو کسی طرح درست نہیں۔

⑬ تیرہویں کوتاہی: تسمیہ کے بغیر ذبح کر دینا:

ایک بڑی کوتاہی یہ ہوتی ہے کہ جانور کو جلد بازی یا کسی اور وجہ سے بعض اوقات بغیر بسم اللہ ہی کے ذبح کر دیتے ہیں اور بعد میں یاد آتا ہے کہ بسم اللہ تو پڑھی ہی نہیں۔

یاد رکھیں ! اگر یہ کام جان بوجھ کر کیا ہو تو جانور مردار ہو جاتا ہے اور اور اُسے کھانا ہی درست نہیں ہوتا اور اگر بھولے سے ہو گیا ہو تو جانور حلال تو ہو جاتا ہے لیکن بھولے سے بھی اِس کوتاہی کا اِرتکاب کرنے سے بچنا چاہیئے۔

عام طور پر جہاں کئی کئی جانور جہاں ذبح کروائے جارہے ہوں تو قصائی بعض اوقات غفلت کی وجہ سے اِس کوتاہی کا اِرتکاب کرتے ہیں اِس لئے اُن کو اچھے طریقے سے اِس کی تاکید اور تنبیہ کر دینی چاہیئے۔

⑭ چودہویں کوتاہی: جانور کو قبلہ رُخ کیے بغیر ذبح کر دینا:

بعض لوگ جانور کو ذبح کرتے ہوئے اُسے قبلہ رُخ کرنے کا اہتمام نہیں کرتے، حالآنکہ جانور کو ذبح کے قبلہ رُخ لٹانا سنت مؤکدہ ہے، قبلہ کے علاوہ کسی اور سمت کی طرف رخ کرکے ذبح کرنا مکروہ تحریمی ہے، لیکن ذبیحہ حلال ہو جائے گا۔(الدر المختار:6/296)

جانور کو دائیں اور بائیں جس پہلو پر چاہیں لٹایا جاسکتا ہے، البتہ بائیں پہلو پر لٹاکر ذبح کرنا دو وجہ سے افضل و بہتر ہے: ایک تو اس وجہ سے کہ حضور ﷺ نے اپنی قربانی کے مینڈھے کو بائیں کروٹ پر لٹاکر ذبح فرمایا تھا، اور دوسرے اس وجہ سے کہ اس صورت میں ذبح کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔(فتح الباری:10/18)

⑮ پندرہویں کوتاہی: قربانی کے جانور پر ظلم کرنا:

یہ بھی ایک بڑی کوتاہی ہے کہ بعض لوگ قربانی کے جانوروں پر بے جا ظلم اور زیادتی کرتے ہیں، چنانچہ اُنہیں چلانے ، بٹھانے، کھڑا کرنے اور کھانے پلانے کیلئے یا اپنی کوئی بات منوانے کیلئے مار پیٹ کرتے ہیں، جو درست نہیں، اِسی طرح بعض لوگ جانور کو ذبح کرنے کیلئے گرا کر اُسے گھسیٹتے ہوئے اِدھر اُدھر لے جاتے ہیں، اُس کے سامنے

چھریاں تیز کرنے میں لگے ہوتے ہیں، یا کند اور ناکارہ چھری سے ذبح کرتے ہیں، اِسی طرح بعض لوگ اُسے رکھنے کیلئے مناسب جگہ کا اِنتظام نہیں کرتے، چنانچہ ٹھٹھرتی ہوئی سردی میں کھلے آسمان تلے چھوڑ دیتے ہیں یا گرمی کی شدّت میں دھوپ میں کھڑا رکھتے ہیں، یا چارہ نہیں اور پانی کا اِنتظام مناسب اور بروقت نہیں کرتے۔

یہ سب طریقے درست نہیں، جس کی وجہ سے جانور کو اِضافی تکلیف اور مشقت کا سامنا ہوتا ہے جو درست نہیں، اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

⓰سولہویں کوتاہی: قربانی کے جانور کی تصویریں اور ویڈیوز بنانا:

کسی جاندار کی تصویریں اور ویڈیوز بنانا تو ویسے بھی درست نہیں، پھر اگر یہ کام قربانی کے جانور کے ساتھ ہو رہا ہو تو اور بھی زیادہ بُرا اور قبیح فعل ہے، اِس لئے کہ اُس کے ذریعہ قربانی جیسی عظیم عبادت سر انجام دی جاتی ہے جو شعائرِ اِسلام میں سے ہے لہٰذا اُس جانور کا ادب و احترام اور اُس کی تعظیم کرنی چاہیئے، جبکہ اُس کی تصویر اور ویڈیوز بنا بنا کر سوشل میڈیا، فیس بک اور یوٹیوب وغیرہ میں اپلوڈ کر دینا اُس کی کھلی بے ادبی اور بے حرمتی ہے اور قربانی کی عبادت کے ساتھ یہ کھلا مذاق ہے۔

ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کا مسئلہ اگرچہ علماء کرام کے درمیان ایک اختلافی مسئلہ ہے جس میں اُس کے تصویر ہونے اور نہ ہونے کی دونوں طرح رائے ہیں لیکن ایسی صورت میں تقویٰ اور احتیاط کا تقاضا یہی ہے کہ اُس سے کلی اجتناب کیا جائے، بالخصوص جبکہ لوگوں نے قربانی کے جانوروں کی فنی اور مزاحیہ ویڈیوز اور تصاویر کو اپلوڈ کرنے کا مزاج اپنایا ہوا ہے تو ایسے میں قربانی کے جانور کے بارے میں اِس سے بچنا اور بھی زیادہ ضروری ہے تاکہ شعائرِ اِسلام کے ساتھ کسی قسم کا کوئی مذاق اور تمسخر

کا معاملہ نہ ہو۔ہاں! زیادہ سے زیادہ یہ کیا جاسکتا ہے کہ قربانی کے جانور کی تصویر کو صرف ضرورت ہی کی حد تک محدود طریقے سے اِستعمال کیا جائے مثلاً: اون لائن خریداری کیلئے جانور کی سادہ سی تصویر کو اِستعمال کرنا۔

۱۷ سترہویں کوتاہی: قربانی کے جانور کی وجہ سے لوگوں کو تکلیف پہنچانا:

ایک کوتاہی یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ قربانی کے جانور کی وجہ سے دوسروں کو بسااَوقات تکلیف پہنچائی جاتی ہے، پریشان کیا جاتا ہے ، مثلاً: جانوروں کو باندھنے کیلئے عام شاہراہوں، یا گلیوں کو شامیانے لگاکر بند کردیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے گزرنے والوں کو تکلیف اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اِسی طرح قربانی کرنے کے بعد اُس کا خون، گندگی اور بالخصوص آلائش وغیرہ کو سڑکوں پر ایسے ہی چھوڑ دیا جاتا ہے اور صفائی کا اِنتظام نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے بدبو پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کو تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نیز قربانی کے جانور کے پیشاب اور گوبر وغیرہ کو آنے جانے کے راستوں میں پڑا رہنے دیا جاتا ہے جس کی وجہ سے گزرنے والوں کو بدبو اور بسااَوقات کپڑوں کی ناپاکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔یاد رکھیں! قربانی ضرور کریں لیکن اِس کی وجہ سے کسی کو تکلیف نہ دیں اِس لئے کہ دوسروں کو تکلیف دینے سے بچنا ضروری ہے۔

اللہ کے نبی رحمتِ کائنات ﷺ کا اِرشاد ہے:

”اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ“ کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(بخاری:10)

⑱ اٹھارہویں کوتاہی: قربانی کے جانور سے کسی قسم کا نفع حاصل کرنا:

قربانی کے جانور سے کوئی نفع حاصل کرنا مکروہ ہے، مثلاً: اُس پر سواری کرنا، اُس کا اُون اتارنا، یا اُس کا دودھ نکالنا، وغیرہ۔ (شامی: 6/329)

اِسی طرح بعض لوگ قربانی کا جانور خریدنے کے بعد اُس کے اچھے دام ملنے کی صورت میں فروخت کردیتے ہیں اور دوسرا جانور اُس سے کم قیمت میں خرید کر مالی نفع حاصل کرتے ہیں، یہ بھی جانور سے مالی نفع حاصل کرنا کہلاتا ہے، جو بہتر نہیں، لہٰذا اوّلاً تو فروخت ہی نہیں کرنا چاہیئے اور اگر فروخت کر بھی دیا ہو تو جو نفع حاصل ہو اُسے صدقہ کردینا چاہیئے۔ (عالمگیری: 5/301، 302)

⑲ اُنیسویں کوتاہی: ذبح کرتے ہوئے جانور کی چار رگوں سے کم کاٹنا:

ایک کوتاہی یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض لوگ ذبح کرتے ہوئے گردن کی چاروں رگیں کاٹنے کا اچھی طرح اہتمام نہیں کرتے، جس کی وجہ سے بعض اوقات جانور حلال ہی نہیں ہوتا اور بعض مرتبہ حلال تو ہوجاتا ہے لیکن کراہت آجاتی ہے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ گردن کی چار رگیں ہوتی ہیں: ایک نرخرہ جس سے سانس لیتا ہے، دوسری اُسے چپکی ہوئی وہ نالی ہے جس سے دانہ پانی جاتا ہے اور دو موٹی شہ رگیں جو ان دونوں کے دائیں بائیں ہوتی ہیں۔ ذبح کرتے ہوئے اِن چاروں ہی کو کاٹنا مستحب ہے اور ان میں سے کم از کم تین کا کٹ جانا بھی کافی ہوجاتا ہے لیکن مکروہ ہے۔ اور اگر تین سے بھی کم رگیں کٹی ہوں تو جانور حلال ہی نہیں ہوتا۔ اِس لئے مکمل چار رگوں کو کاٹنا چاہیئے۔ (عالمگیری: 5/287) (جواہر الفقہ عثمانی: 2/281) (تسہیل بہشتی زیور: 2/255)

⑳ بیسویں کوتاہی: گوشت حاصل کرنے کی نیت سے قربانی کرنا:

قربانی سے مقصود اللہ کی رضاء و خوشنودی ہونی چاہیئے، گوشت کو مقصود بناکر قربانی نہیں کرنی چاہیئے، کیونکہ اِس نیت کے ساتھ قربانی کرنے والے کی قربانی درست نہیں ہوتی اور ایسے کسی شخص نے کسی بڑے جانور میں شراکت کے طور پر حصہ لیا ہو تو اُس کی وجہ سے دوسروں کی بھی قربانی خراب ہو جاتی ہے۔(عالمگیری:5/304)

㉑ اکیسویں کوتاہی: جانور میں کافر یا مالِ حرام کمانے والے کو شریک کرنا:

ایک بڑی کوتاہی یہ کی جاتی ہے کہ مشترکہ جانور میں کسی ایسے شخص کو شریک کیا جاتا ہے جس کی کمائی حرام کی ہو، اِس سے خود اُس حرام کمائی والے شخص کے ساتھ ساتھ تمام حصہ داروں کی بھی قربانی خراب ہو جاتی ہے۔(احسن الفتاوی:7/503)

اِس لئے خود بھی حلال مال سے قربانی کرنا چاہیئے اور اپنے ساتھ شریک ہونے والے افراد کی کمائی کو بھی اچھی طرح سے دیکھ لینا چاہیئے تاکہ قربانی میں کسی قسم کے فساد یا کراہت کا معاملہ نہ ہو۔

㉒ بائیسویں کوتاہی: مشترکہ جانور میں گوشت اَندازے سے تقسیم کرنا:

ایک کوتاہی اجتماعی قربانی میں یہ کی جاتی ہے کہ مشترکہ جانور کی قربانی کے گوشت کو اندازے سے تقسیم کیا جاتا ہے، حالآنکہ یہ درست نہیں، اِس لئے کہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ گوشت کا وزن کرکے تمام شرکاء میں مساوی طور پر تقسیم کرنا چاہیئے۔

ہاں! اگر ہر ایک کے حصہ میں سری، پائے، اور کلیجی میں سے کچھ نہ کچھ حصہ رکھ دیا جائے تو جائز ہے۔ البتہ گھر کا مشترکہ جانور جس میں اپنا، بیوی کا اور اولاد کا حصہ رکھا گیا

ہو اور سب کا کھانا ایک جگہ پکتا ہو تو سب کے حصوں کو الگ الگ تقسیم کرکے دینا ضروری نہیں۔(شامیہ:6/317)(احسن الفتاوی:7/503)

⑳ تیئیسویں کوتاہی: جانور کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے کھال یا سر جدا کرنا:

جانور کو ذبح کرتے ہوئے جلد بازی میں ایک کوتاہی یہ کی جاتی ہے کہ تڑپتا ہوا جانور جو ابھی تک ٹھنڈا ابھی نہیں ہوتا لیکن اُس کا سر الگ کر دیا جاتا ہے، کھال اتارنی شروع کردیتے ہیں، حالآنکہ یہ عمل درست نہیں، کیونکہ یہ جانور کو اِضافی تکلیف پہنچانا ہے، جس سے شریعت نے منع کیا ہے، چنانچہ فقہاء کرام نے مکروہات میں لکھا ہے کہ جانور کو ہر قسم کی بے فائدہ تکلیف پہنچانا مکروہ ہے جیسے اُس کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے سر الگ کردینا یا کھلا اُتار دینا۔(الدر المختار:6/296)(بدائع الصنائع:5/80)

نیز اس حالت میں جانور کے ہاتھ پاؤں توڑنا یا کاٹنا سب مکروہ ہے۔ کیونکہ ٹھنڈا ہونے سے پہلے یہ تمام کام بلاضرورت جانور کی اضافی تکلیف کا باعث ہیں، جن سے احتراز ضروری ہے۔

㉔ چوبیسویں کوتاہی: بائیں ہاتھ سے ذبح کرنا:

ایک کوتاہی جو بائیں ہاتھ والوں کے اندر دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ قربانی کا جانور بھی اُلٹے ہاتھ سے ذبح کرتے ہیں، حالآنکہ بائیں ہاتھ سے ذبح کرنا خلاف سنت ہے، اِس سے بچنا چاہیئے اور بغیر عذر کے ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔(آپ کے مسائل:4/202)

㉕ پچیسویں کوتاہی: قربانی کی کھال یا گوشت کو قصائی کی اُجرت میں دینا:

بعض لوگ مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے قربانی کے جانور کی کھال قصائی کی اُجرت میں دیدیتے ہیں، حالآنکہ یہ درست نہیں، اِس لئے کہ شرعی مسئلہ کی رُو سے قربانی کے

جانور کا گوشت قصائی کو اُس کی اجرت کے طور پر دینا یا بیچنا جائز نہیں ہے، اگر ایسا کیا تو قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے۔(عالمگیری:5/301)

۲۶ چھبیسویں کوتاہی: قربانی کی کھال کو غیر مَصرف میں خرچ کرنا:

بعض لوگ قربانی کے جانور کی کھال کے بارے میں کوئی احتیاط اور چھان بین سے کام نہیں لیتے اور کسی بھی آنے والے کو اگرچہ غیر مستند ہی کیوں نہ ہو، دیدیتے ہیں، حالآنکہ اُسے صحیح مَصرف میں پہنچانا اور ایسے لوگوں کے حوالے کرنا جو اُس کو صحیح اِستعمال کرسکیں، ضروری ہے۔

مدارس اسلامیہ اور دین کی نشر و اِشاعت کے مستند ادارے اِن کھالوں کے بہترین مصرف ہیں، اِس لئے کہ اِس میں صدقہ کا ثواب بھی ہے اور علمِ دین کی خدمت بھی۔

۲۷ ستائیسویں کوتاہی: جانور کی حرام چیزیں کھانا:

ایک بڑی کوتاہی یہ دیکھنے میں آتی ہے کہ بعض لوگ مسئلہ سے لاعلمی یا غفلت کی وجہ سے جانور کی حرام اشیاء مثلاً کپورے وغیرہ کھارہے ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں! جانور میں سات چیزیں حرام ہیں، اُس کے علاوہ سب کچھ کھایا جاسکتا ہے۔

(1) بہنے والا خون۔ (2) نَر کی پیشاب گاہ۔ (3) کپورے۔ (4) مادہ کی پیشاب گاہ۔ (5) غدود۔ (6) مثانہ۔ (7) پِتّا۔(عالمگیری:5/290)

واضح رہے کہ اوجھڑی جس سے بٹ بنایا جاتا ہے، اس کا کھانا جائز ہے کیونکہ اُس میں ممانعت کی کوئی وجہ موجود نہیں۔(رحیمیہ:10/81)

۲۸ اٹھائیسویں کوتاہی: ذبح ہوجانے کے بعد کسی کو جانور میں شریک کرنا:

ایک کوتاہی یہ کی جاتی ہے کہ بعض اوقات کسی جانور کو ذبح کرنے کے بعد اُس کے حصہ داروں میں تبدیلی کی جاتی ہے، حالآنکہ ذبح سے پہلے پہلے تو یہ تبدیلی کیجاسکتی ہے، ذبح کے بعد درست نہیں۔

بہتر تو یہ ہے کہ مشترکہ جانور کی خریداری سے پہلے ہی اُس میں حصہ لینے والے افراد کا تعیّن ہوجائے، تاہم اگر اُس وقت نہ کیا جاسکا ہو تب بھی خریدنے کے بعد ذبح سے پہلے یہ کام ضرور کرلینا چاہیئے، ورنہ ذبح کے بعد حصہ لینے والے افراد کا تعیّن یا اُن میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی جاسکتی۔(شامیہ:6/317)(آپ کے مسائل:4/202)

☆.............☆.............☆